بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تضحية المومنين

قربانی کے مسائل

از

خادم الکتاب والسنہ

فضیلۃ الشیخ محمد بن زیاد حفظہ اللہ

البیت العرب

مجید گلشن 22-3-709 to 712 پرانی حویلی

حیدرآباد۔اے پی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : **تضحية المومنين**
قربانی کے مسائل

نام مولف : ابو سنان محمد بن عبدالمجید بن زیاد

اشاعت اول : 2011ء

اشاعت دوم : 2013ء

اشاعت سوم : 2014ء

کتابت وطباعت : شارپ کمپیوٹرز دملک پیٹ ریلوے اسٹیشن
حیدرآباد-9392427796

مجید گلشن 22-3-709 to 712 پرانی حویلی

حیدرآباد-اے پی-فون:+91-9618186564

www.alsajda.com

Email:- info@alsajda.com, infoalsajda@gmail.com

فہرست

1	فرمانِ رب	4	17	نحر کیسے کریں	20
2	عشرۂ ذی الحجہ کی فضیلت	8	18	ذبح کیسے کریں	21
3	یوم عرفہ کا روزہ	9	19	تکبیر	21
4	قربانی کرنے والوں کیلئے احکامات رسول ﷺ	10	20	قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت ذکر و دعا	22
5	قربانی کی فضیلت و اہمیت	11	21	قربانی کی غلط دعائیں	24
6	قربانی کو چھوڑ دینے پر وعید	12	22	قربانی کے جانور	24
7	ایک قربانی میں پورے گھر والے شریک ہوسکتے ہیں	13	23	قربانی کے جانوروں کے اوصاف	25
			24	افضل قربانی	25
8	ایک جانور میں شراکت	14	25	خصّی جانور کا حکم	26
9	حکم نبوی ﷺ ہے	14	26	قربانی کے جانور کو پالنا	27
10	ایاّم قربانی	15	27	جانور کو بدلنا	28
11	صاحبِ قربانی خود ذبح کرے	16	28	قربانی کے گوشت کی تقسیم	28
12	عورت کا ذبیحہ	16	29	غیر مسلم کیلئے قربانی کا گوشت	29
13	مزدوری (قصاب) میں قربانی کا گوشت نہ دینا	17	30	گوشت کی مدت	29
			31	قرض لے کر قربانی کرنا	30
14	قربانی کا چمڑا اور گوشت میں سے کوئی بھی چیز فروخت نہ کریں	18	32	کسی فوت شدہ کی طرف سے قربانی	30
15	نماز عید کے بعد قربانی	19	33	شریعت میں مداخلت	31
16	نحر و ذبح کا مسنون طریقہ	20	34	قربانی کی کھال	32

فرمانِ رب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ○ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ○ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ○ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ○ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ○ وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ○ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ○ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ○ وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ○ وَتَرَکْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ○ سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ ○ کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ○ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ○

(سورہ الصّٰفّٰت ۹۹ تا ۱۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ

ابراہیمؑ نے کہا ، میں اپنے ربّ کی طرف جاتا ہوں وہی میری رہنمائی کرے گاO اے پروردگار مجھے ایک بیٹا عطا کر جو صالحوں میں سے ہوO (اس دعا کے جواب میں) ہم نے اُس کو ایک حلیم (بردبار) لڑکے کی بشارت دیO وہ لڑکا جب اس کے ساتھ دھوڑ دھوپ کرنے کی عمر کو پہنچ گیا تو (ایک روز) ابراہیمؑ نے اُسے کہا ''بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں اب تو بتا تیرا کیا خیال ہے؟'' اُس نے کہا ، ''ابا جان جو کچھ آپ کو حکم دیا جا رہا ہے اسے کر ڈالئے آپ انشاءاللہ مجھے صابروں میں سے پائیں گے ''O آخر کو جب ان دونوں نے سر تسلیم خم کر دیا اور ابراہیمؑ نے بیٹے کو ماتھے کے بل گرا دیاO تو نے خواب سچ کر دکھا یا۔ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیںO یقیناً یہ ایک کھلی آزمائش تھی''O اور اہم نے ایک بڑی قربانی فدیے میں دے کر اُس بچے کو چھڑا لیاO اور اُس کی تعریف و توصیف ہمیشہ کیلئے بعد کی نسلوں میں چھوڑ دیO سلام ہے ابراہیمؑ پرO ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیںO یقیناً وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھاO

(سورہ الصّٰفّٰت ۹۹ تا ۱۱۱)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

(سورہ انعام۔۶۲)

اے نبی کہہ دو بے شک میری نماز اور قربانی اور جینا اور مرنا خالصتاً اللہ کیلئے جو سارے جہاں کا رب ہے۔

مقربین بارگاہ ایزدی کے ساتھ مالک ذوالجلال والاکرام کا جو معاملہ نہیں ہوتا جو عام انسانوں کے ساتھ ہوتا ہے' ان کو سخت مصائب وابتلاء وکشمکش سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور لحہ لحہ قدم بہ قدم تسلیم اور تعمیل کا اظہار کرنا ہوتا ہے۔ابراہیم علیہ السلام بھی چونکہ مجد دانبیاء تھے، نبی ورسول تھے اس لئے وہ بھی مختلف مصائب،ابتلاء وکشمکش سے دوچار ہوئے اور اپنی اطاعت وبندگی کے لحاظ سے ہر امتحان میں کامل اور ثابت قدم رہے۔

بڑھاپے اور پیرانہ سالی کے امیدوں کے مرکز، راتوں اور دنوں کی مسلسل دعاؤں کا سر چشمہ، گھر کے چشم وچراغ اسماعیل علیہ السلام کو صرف حکم قادر مطلق کی تعمیل میں ایک بے آب وگیاہ وادی غیر ذی زرع جنگل میں چھوڑ جاتے ہیں اور پلٹ کر بھی اُن کی طرف نہیں دیکھتے کہ کہیں ایسا نہ ہو باپ کی شفقت جوش میں آجائے اور حکم الٰہی میں کوئی تاخیر ہوجائے۔ان دونوں جاں گسل معاملوں کو پار کرنے کے بعد ایک سخت ترین آزمائش کی تیاری ہے' جو پہلے دونوں سے بھی سخت گیر امتحان ہے' مجددانبیاءؑ ابراہیم علیہ السلام تین رات پیہم مسلسل رویائے صادقہ (خواب) دیکھتے ہیں۔مالک ذوالجلال والاکرام فرماتا ہے' اے ابراہیمؑ تو ہماری راہ میں اپنے عزیز فرزند کی قربانی دے۔حقیقت یہ ہے کہ پیغمبروں کے خواب ''رویائے صادقہ'' اور وحی رب ہوتے ہیں

اس لئے ابراہیمؑ تعمیل وتسلیم ورضا کا پیکر بن کر تیار ہوگئے کہ اللہ عزوجل کے حکم سے تیز سے تیز ترعمل کرے، مگر یہ معاملہ اکیلے ان کی ذات سے منسلک نہ تھا بلکہ اس سخت کشمکش کا دوسرا حصہ ان کا وہ خود اکلوتا بیٹا تھا جس کو ذبح کرنے کا حکم دے دیا گیا تھا اس لئے مشفق باپ نے اپنے عزیز القدر فرزند کو اپنا خواب اور مالک ومولیٰ کا منشاء سنایا۔

بیٹا، جلیل القدر پیغمبر ابراہیمؑ جیسے فخر انبیاء کا بیٹا تھا جو فوراً تسلیم ورضا کا پیکر بن گیا اور بے ساختہ بول اٹھا اگر اللہ عزوجل کا یہی منشاء ہے تو انشاء اللہ آپؑ اپنے اس بیٹے کو صبر کرنے والا پائیں گے، اس باہمی گفتگو کے بعد یہ مبارک باپ اور بیٹا اپنی طرف سے جان کا نذرانہ پیش کرنے کیلئے جنگل کی طرف روانہ ہوگئے۔ مشفق باپ نے اکلوتے بیٹے کی مرضی پا کر ذبح کئے جانے والے جانور کی طرح ہاتھ پیر باندھ دیئے، اور چھری کو تیز کیا اور بیٹے کو ماتھے کے بل گرا کر ذبح کرنے لگے، فوراً شفقت الٰہی بام پر پہنچی اور مجدد انبیاء ابراہیمؑ پر وحی کا نزول ہوا، اے ابراہیمؑ تو نے اپنا خواب سچا کر دکھایا، حقیقتاً یہ بہت سخت ابتلاء تھی، اب اپنے فرزند کو چھوڑ اور پاس جو مینڈھا کھڑا ہے اس کو بیٹے کے بدلے ذبح کر، ہم نیکو کاروں کو اسی طرح اپنی نوازشیں عطا کرتے ہیں، ابراہیمؑ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کیکر کی جھاڑیوں کے قریب ایک مینڈھا کھڑا پایا، ابراہیمؑ نے اللہ عزوجل کا شکر ادا کرتے ہوئے اس مینڈھے کو ذبح کر دیا۔

صاف صاف قادر مطلق نے اپنے بندوں کو بتا دیا کہ حقیقت میں کمال انتہا پر یہی قربانی ہے جو رب السماوات والارض کی بارگاہ میں ایسی پروان چڑھی کہ عظیم الشان مثال بنی اور ملت ابراہیمیؑ کا شعار پائی اور آج سے لے کر قیامت تک ذی الحجہ کی 10 تاریخ سے ایام تشریق دنیائے اسلام میں ''شعار'' اسی طرح منایا جاتا ہے۔

تفصیلی مسائل واحکامات قربانی

ہم یہاں ۱۰ ذی الحجہ و یوم النحر کے تفصیلی احکام و مسائل کے سلسلہ میں اختصاراً ذکر کر رہے ہیں۔

عشرۂ ذی الحجہ کی فضیلت

ذی الحجہ کا مہینہ حقیقت میں سفر حج وعمرہ کرنے والے سعادت مندوں کیلئے ہے بلکہ تمام دنیا میں بسنے والے اہل ایمان کیلئے ہے۔ انتہائی فضیلت و بابرکت اور حرمت والا مہینہ ہے۔ کلام اللہ کے سورہ توبہ ۳۶ میں ارشاد حق ہوا

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ۔

جس دن سے اللہ عزوجل نے آسمان اورزمین کو بنایا ہے اسی وقت سے اللہ کے نزدیک اس کتاب میں مہینوں کی تعداد بارہ ہے جن میں سے چار ماہ حرمت واحترام والے ہیں۔ قرآن میں ان حرمت والے چار مہینوں کا ذکر نہیں ہے لیکن اللہ کے رسول ﷺ نے حصول وحی کے بعد چار مہینوں کی تصدیق فرمائی ہے۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (حجۃ الوداع کے وقت) سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر کو خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپؐ نے تفصیلی کی طرف توجہ دلائی اور حرمت کے مہینوں کو متعین کیا۔

ثلاث متواليات، ذوالقعده ،وذو الحجة والمحرم ، ورجب مضرالذى بين جمادى وشعبان

تین مہینے ذوی القعدہ، ذوی الحجہ اور محرم تو مسلسل ہیں اور (چوتھا) جب جو کہ جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان میں ہے۔

(صحیح بخاری ح ۳۱۹۷، صحیح مسلم ج ۱۱ صفحہ ۱۶۷)

اس حکم نبوی ﷺ کی رو سے ذی الحجہ میں عرفہ اور یوم النحر کی بہت بڑی اہمیت ہے یعنی ذی الحجہ کے دس دنوں کی فضیلت ہے۔ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

یوم عرفہ کا روزہ

صوم يوم عرفة يكفر سنتين ، ضية ومستقبلة

یوم عرفہ کا روزہ دو سالوں کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے ایک گذرا ہوا سال اور دوسرا آئندہ سال۔

(صحیح مسلم ج ۸ صفحہ ۵۰، سنن ابی داؤد ح ۲۴۲۵، سنن ترمذی ح ۷۴۹)

یہ ایک ہی روزہ ہے جو 9 ذی الحج کو عام لوگ رکھیں گے حجاج اس سے مستثنیٰ رہیں گے۔

یوم عرفہ کی فضیلت کے بعد قرآن مبارک میں قربانی کا ذکر فضیلت وسعادت کے ساتھ ہوتا ہے۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝

ترجمہ: اپنے رب کی نماز پڑھ اور قربانی کر (سورہ کوثر ۲)

سورہ کوثر میں حکم الٰہی کے مطابق لفظ ''نحر'' ذکر ہوا ہے جس سے مراد قربانیوں کا ذبح کرنا ہے۔ اصطلاح شرعی میں قربانی اس کو کہتے ہیں کہ بندہ اپنی عزیز ترین جان اور مال کو اللہ کی راہ میں لٹانے کیلئے ہمہ گوشِ تن ہمیشہ تیار کیا۔

یہ عظیم الشان قربانی دینے والے اور مجدّد انبیاء ابراہیم علیہ السلام بن آزر اور اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام کا ذکر قرآن میں **21** مقامات پر آیا ہے جو ان دونوں عظیم المرتبت پیغمبروں کی شان وعزت کا اعلان ہے۔

قربانی کرنے والوں کیلئے احکامات رسول ﷺ

اہل ایمان میں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے فیضیاب کیا ہو اور وہ اہل سعادت بننے کے اہل ہوں جس میں قربانی دینے کا جذبہ اور اچھے سے اچھے جانور کی خریداری، ذبح وتقسیم کا جذبہ ہوتا ہے تو اسے قبولیت قربانی کا شرف بھی نصیب ہوتا ہے اور وہ خوش قسمت ہوتے ہیں ایسے سعادت مند لوگوں کیلئے جو قربانی کا پختہ ارادہ رکھتے ہوں تو ان کے لئے ذوالحجہ کا چاند دیکھ لے اور مصدقہ انہیں خبر عام ہو جائے کہ چاند نظر آگیا ہے۔ اسی رات سے لے کر عید کی صلوٰۃ پڑھنے اور اپنے جانور کی قربانی کر لینے تک مرد وعورت اپنے جسم کے کسی بھی حصہ سے کوئی بال یا ناخن نہ کاٹے۔

اذا رائیتم هلال ذی الحجة واراد احدکم ان یضحی فلیمسک عن شعره واظفاره۔

جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو تو تم میں سے کوئی شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو اپنے

بال اور ناخن نہ کاٹے۔ (مستدرک حاکم ج۴/ ۲۲۰، مسند احمد ج۶/ ۲۸۰)

ان احکامات رسول ﷺ سے سنت یہی ہے کہ قربانی کرنے والا شخص اپنا جانور ذبح کرنے تک ان امور سے اجتناب کرے اسے حکم رسول ﷺ کی اتباع پر اجر وثواب ملے گا۔ ہاں اگر کوئی شخص جانور خرید کر ذبح وقربانی کرنے کی استطاعت کا حامل نہ ہو اور وہ چاند نظر آجانے سے قربانیوں کی وقت تک کوئی بال اور ناخن نہ کاٹے تو اسے بھی اس کی نیت کے بنا پر قربانی کا اجر وثواب عطا کر دیا جاتا ہے۔

عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کے اے اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس صرف ایک دودھ دینے والی ایک بکری ہے کیا میں اس کی قربانی دوں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ولكن خذ من شعرك واظفارك ،وتقص من شاربك وتحلق عانتك ، فذالك تمام اضحيتك عند الله ۔

بلکہ اپنے بال، ناخن، موچھیں کاٹو اور زیر ناف بال صاف کرو، یہ تمہارے لئے اللہ کے پاس پوری قربانی کے برابر ہے۔

(سنن ابی داؤد ح ۲۷۸۹، سنن نسائی ج ۷/ ۲۱۲، سنن بیہقی ج ۹/ ۲۶۳)

قربانی کی فضیلت واہمیت

قرآن وسنت کے کھلے دلائل کی رو سے ذی الحجہ کا مہینہ بڑی حرمت عزت اور فضیلت کا مہینہ ہے۔ اس ماہ کی 10 تاریخ ''یوم النحر وقربانی'' اور ''عید الاضحیٰ'' کے نام سے مشہور ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ اپنی زندگی اور سفر کے حالات میں پابندی

کے ساتھ ہر سال قربانی دیا کرتے تھے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ مدینۃ الرسول میں دس سال رہے اور پابندی سے ہر سال قربانی دیتے رہے۔

اور آپ ﷺ کے سفر کے حالات کے ضمن میں حدیث نبوی ﷺ میں تذکرہ ملتا ہے یہ روایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں وہ فرماتے ہیں

کنا مع رسول اللہ ﷺ فی سفر محضر الاضحیٰ ' فاشترکنا فی البقر سبعة وفی البعیر عشرة۔

ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ عید الاضحیٰ آ گئی تو ہم ایک گائے میں ساتھ آدمی اور ایک اونٹ میں دس آدمی شریک ہوئے۔

(سنن ترمذی ح ۹۰۵، سنن نسائی ج ۷/۲۲۲)

قربانی کو چھوڑ دینے پر وعید

جو شخص قربانی کی سعادت حاصل کرنے کا اہل ہو اور وہ اونٹ گائے میں حصہ لینے کی طاقت بھی رکھتا ہو اس کے باوجود وہ اہم قربانی کے منشاء کی ادائیگی سے غافل اور ترک قربانی کا ارتکاب کرے تو اس کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے سخت وعید فرمائی ہے۔ آپ ﷺ کے غصہ اور مذمت کا اظہار اس حکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتا ہے جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم النبین ﷺ نے فرمایا

من وجد سعة فلم یضحِ ' فلا یقربن مصلانا

جو شخص قربانی کی طاقت رکھتا ہو پھر بھی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے

(سنن ابن ماجہ ح ۳۱۲۳، مسند احمد ج ۲/۳۲۱)

ایک قربانی میں پورے گھر والے شریک ہو سکتے ہیں

غیر حاجی کیلئے اپنے کنبہ کی طرف سے ایک جانور ذبح کرنے کی سہولت اللہ کے رسول ﷺ آخری نے عطا فرمائی اور قربانی کا ایک جانور اہل ایماں کے لئے اپنے کنبہ کی طرف سے کفایت کر جاتا ہے۔

بہ روایت عطاء بن یسارؒ سے مروی ہے کہ میں نے میزبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابو ایوب انصاریؓ سے پوچھا:

کیف کانت الضحایا فیکم علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؟

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم قربانیاں کیسے کیا کرتے تھے؟'' انہوں نے جواب دیا:

کان رجل فی عہد النبی ﷺ یضحی بالشاۃ عنہ وعن اہل بیتہ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی اپنے اور اپنے سارے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی دیا کرتا تھا۔

(سنن ترمذی ح ۱۵۰۵، سنن ابن ماجہ، ح ۳۱۴۷، موطا مالک ج ۲/۴۸۶)

ان ارشادات رسول ﷺ کی بنا پر تمام جمہور اہل علم کے نزدیک سارے گھر والوں کی طرف سے ایک قربانی ہی کافی ہے اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے

حکم صادر کر دیا ہے کہ ایک قربانی تمام گھر والوں کی طرف سے کافی ہے۔
(الفتح الربانی شرح بلوغ الامانی ج ۱۳/۶۶)

ایک جانور میں شراکت

اگر کسی میں قربانی کا جانور خریدنے کی استطاعت نہ ہو تو ایک گائے میں سات آدمی باہم مل کر خرید لیں اور سات آدمی ان کے تمام کنبہ والوں کی طرف سے بھی یہ کفایت کر جائے گی اور اسی طرح اونٹ میں بھی 7 افراد اپنے اپنے حصے شریک کر سکتے ہیں اور یہ عام قربانی کے لحاظ سے ہو تو 10 گھروں کے افراد بھی شرکت کر سکتے ہیں۔

حکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے

البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة

گائے سات افراد کی طرف سے ہے اور اونٹ بھی سات کی طرف سے مزید یہ کہ ترمذی اور ابن ماجہ میں یہ روایت عبداللہ بن عباسؓ ذکر ہے

كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى سفر فضر الاضحى فاشتركنا فى البقرة سبعة وفى البعير عشرة

ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ عید الاضحی آ گئی تو ہم ایک گائے میں سات اور ایک اونٹ میں دس شریک ہوئے۔

(صحیح مسلم، ج ۹/ ٦٦، سنن ترمذی ح ۹۰۵، سنن ابن ماجہ ح ۳۱۳۱)

ان دونوں ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک اونٹ میں سات کی طرف سے اور دوسرے میں دس کی طرف سے روایت ہے جس کی صراحت یہ ہے کہ اونٹ میں سات کی طرف حج کرنے والوں کی قربانی (ہدی) کے ساتھ خاص ہے اور دوسرے ارشاد میں دس کا جو ذکر ہے اونٹ کے ساتھ وہ عام قربانیوں کے بارے میں ہے۔ (تحفۃ الاحوزی ج ۳/ ٦٤٨)

ایّام قربانی

۱۰ دس ذی الحجہ سے لے کر تیرہ ذی الحجہ تک اللہ کے رسول ﷺ نے قربانی کرنے کے احکامات عطا فرمائے ہیں۔ یعنی گیارہ (۱۱)، بارہ (۱۲)، تیرہ (۱۳)' یہ قربانی کے دن ہیں۔

کل ایام التشریق ذبح (مسند احمد ج ۴/ ۸۲)

مزید یہ کہ علیؓ سے روایت ہے کہ

ایام النحر یوم الاضحی وثلاثة ایام بعده'

ایام نحر یوم عید کے بعد ۳ دن ہے یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳۔

(سنن بیہقی ج ۵/ ۲۳۹، ابن حبان ح ۱۰۰۸)

صاحبِ قربانی خود ذبح کرے

قربانی دینے والا خود اپنے ہاتھ سے قربانی کے جانور کو ذبح کرے یہی بہتر ہے۔سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

واخذ الکبش ، فاضجعه ثم ذبحهٗ

نبی ﷺ مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا پھر خود ذبح کیا۔

(سنن ابی داؤد ح ۲۷۹۲، مسند احمد ج ۶/ ۷۸)

عورت کا ذبیحہ

ارشاد رسول ﷺ کے مطابق یہ حکم مردوں کے لئے ہی مخصوص نہیں ہے بلکہ عورتیں بھی اس میں شامل ہیں اور وہ (عورت) ذبح کر سکتی ہیں اور یہ جائز ہے۔آپ ﷺ کے سامنے ایک عورت کے پتھر سے ذبح کرنے کا ذکر کیا گیا۔

فلم یری به باساً (آپ ﷺ نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا)

اصحاب رسول اللہ ﷺ اپنے اہل خانہ میں سے جس عورت سے چاہتے جانور ذبح کرواتے۔

امر ابو موسیٰ بناتهٗ ان یضحین بایدیهن۔

ابوموسیٰ اشعریؓ نے اپنی بیٹیوں کو حکم فرمایا کہ اپنے ہاتھوں سے اپنے قربانی کے جانوروں کو ذبح کرے۔(صحیح بخاری ج ۱۰/ ۱۹، سنن بیہقی ج ۵/ ۲۳۸)

مزدوری (قصاب) میں قربانی کا گوشت نہ دینا

بہتر یہی ہے کہ مرد وعورت خود ہی اپنے قربانی کے جانوروں کو ذبح کرے اور اگر کوئی شخص کسی دوسرے کے ہاتھوں ذبح کروالیتے ہیں تو یہ بھی جائز ہے لیکن قربانی کا جانور ذبح ہوتے وقت وہ خود موجود رہے اور قصاب کو جانور کے ذبح اور تقسیم کے قابل بنانے کیلئے اس کی اجرت کو اپنے پاس ہی سے دیں۔ اس سلسلہ میں اکثر وبیشتر قربانی دینے والے لوگ لاعلمی وکاہلی برتتے ہیں اور اپنے جیب سے مزدوری کی رقم قصاب کو دینے کے بجائے بطور اجرت قربانی کے گوشت میں سے ہی کچھ گوشت دے دیتے ہیں یا پھر چمڑہ مزدوری کے عوض اس کے ہاتھ فروخت کردیتے ہیں یہ دراصل منشاء نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے اور صحیح طریقہ نہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ سے علیؓ روایت کرتے ہیں

امرنی رسول اللہ ﷺ ان اقوم علی بدنہ وان اتصدق بلومھا وجلودھا واجتماعھا وان لا اعطی الجازر منھا شیأ۔

مجھے نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں آپ ﷺ کے اونٹوں کے پاس ذبح کرتے وقت موجود رہوں اور ان کے گوشت، چمڑے اور پالان صدقہ کردوں اور گوشت بنانے والے کو ان چیزوں میں سے بطور اجرت کچھ نہ دوں۔

(صحیح بخاری ح ۱۷۱۷، صحیح مسلم ج ۹/ ۶۴)

مزید وضاحت کرتے ہوئے علیؓ نے فرمایا. **نحن نعطیه من عندنا**

ہم اسے اجرت اپنے پاس سے دیا کرتے تھے

(سنن ابوداؤد ح ۱۷۶۹، سنن ابن ماجہ ح ۳۰۹۹)

قربانی کا چمڑا اور گوشت میں سے کوئی بھی چیز فروخت نہ کریں

مذکورہ حدیث مبارک کے احکامات کی بنا پر قصاب یا گوشت بنانے والے کو بطور اجرت گوشت دینے کی تو ممانعت ہے جو گوشت فروخت کرنے کی ایک شکل ہے اور یہ شکل ممنوع ہے ۔ البتہ اگر اسے اجرت پوری دے دیں اور جاتے ہوئے قربانی کے گوشت دوسرے عام لوگوں کی طرح اس میں سے کچھ دے دے تو حرج نہیں کیوں کہ یہ عمل بیچنے میں شامل نہیں ہے اور گوشت کی طرح ہی قربانی کے جانوروں کی کھالیں اور چمڑے بیچ کر قربانی دینے والوں کا ان کی قیمت کھانا بھی منع ہے ۔ حکم رسول ﷺ ہے ۔ قتادہ بن نعمانؓ سے روایت ہے

ولا تبیعوا لحوم الهدی والاضاحی وکلوا وتصدقوا واستمتعوا بجلودها ولا تبیعوا

حج کے موقع پر منیٰ میں دیئے جانے والی اور عام قربانیوں کا گوشت مت بیچو بلکہ

خود کھاؤ یا صدقہ کر دو اور قربانی کے جانور کی کھالیں بھی مت بیچو (بلکہ وہ بھی صدقہ کر دو) یا پھر اس سے خود فائدہ اٹھاؤ۔ اس حکم رسول ﷺ سے معلوم ہوا کہ چڑہ یا کھال کو بیچ کر اس کی قیمت اپنے استعمال میں لانا منع ہے البتہ اگر اس چڑے کو دباغت دے کر (رنگ کریں) پکالیں اور اپنے بیٹھنے یا کسی دوسرے استعمال میں لے آئیں تو اس کی اجازت ہے۔ (احمد ۱۰/۲)

مسئلہ

لوگ عید کے موقع پر قربانی کی کھالیں مسجد کے امام اور موذن کو دے دیتے ہیں اور مسجد کی انتظامی کمیٹی اس کو امام و موذن کا معاوضہ بنا دیتی ہے جس کو امام و موذن کی اجرت بھی کہا جا سکتا ہے جب کہ کھالوں کو بیچ کر اس کی قیمت مسجد کے معاملات میں استعمال کرنے پر حدیث میں ممانعت آئی ہے۔

(بروایت علیؓ صحیح بخاری ۱۷۷/۲، صحیح مسلم ۶۴)

نماز عید کے بعد قربانی

عید کی نماز سے پہلے قربانی کے جانوروں کو ذبح کرنا جائز نہیں ہے اگر کسی نے قربانی کا جانور صلوٰۃ عید سے قبل ہی ذبح کر دیا تو کھانے کا گوشت بن جائے گا مگر قربانی کے طور پر وہ قبول نہیں ہوگا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

من كان ذبح قبل ان يصلى او نصلى فليذبح مكانها اخرىٰ۔

جس نے نماز عید پڑھی یا ہماری عید کی نماز سے پہلے ہی قربانی کر لیا تو اسے چاہیے

کہ وہ اس کی دوسرا جانور ذبح کرے۔
(صحیح بخاری، ح ۹۸۵،۵۵۶۲،صحیح مسلم ج ۱۳/۱۰۹)

نحر وذبح کا مسنون طریقہ

جانور کی نظروں سے دور چھری تیز کرنا۔قربانی کے جانور کو ذبح کرنے والوں کیلئے ضروری شرائط یہ ہے کہ سب سے پہلے جانور کی نظروں سے دور جہاں وہ نہ دیکھ سکتا ہو اپنی چھری کو اچھی طرح تیز دھار کرلے اور ذبح کرنے کے آلہ کو اس کے سامنے نہ لائے کیوں کہ وہ اگر اسے دیکھ لے تو اس کو تکلیف ہوگی اور وہ خوف زدہ ہوگا پھر اس کا خون جامد ہوگا۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو بکری کو لٹا کر،اس کی گردن پر پاؤں رکھے،اپنی چھری تیز کررہا تھا اور بکری یہ سب دیکھ رہی تھی اس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

افلا قبل هذا ، اتريد ان تيمتها موتتين

کیا یہ کام اس سے پہلے نہیں ہوسکتا تھا؟ کیا تم بیچاری کو دو مرتبہ موت دینا چاہتے ہو۔
(سنن بیہقی ج ۹/۲۸۰،طبرانی ''المعجم الکبیر ج ۱۱،/۳۳۳)

نحر کیسے کریں

قربانی کے جانوروں کو ذبح کرنے کیلئے اللہ کے رسولﷺ نے دو طریقے بتائے

ہیں ان میں سے ایک ہے نحر کرنا جو کہ اونٹ کے ساتھ خاص ہے اور اونٹ کی قربانی دینی ہوتو اسے نحر کرنے کا طریقہ سنت یہ ہے کہ اسے قبلہ رخ کھڑا کر کے اس کی اگلی بائیں ٹانگ اور ران کو باہم باندھ دیا جائے اور اسے 3 ٹانگوں پر کھڑا ہونے کی حالت میں نحر کیا جائے۔ نحر کی یہ ہیئت میں اونٹ کو کھڑا کر کے تکبیر پڑھ کر اس کے سینے اور گردن کی جڑ کے درمیان والی گڑھا نما جگہ میں نیزہ یا کوئی تیز دھار آلہ چبھایا جائے جس سے اس کی رگ جاں کٹ جائے۔

ذبح کیسے کریں

ذبح کرنے کا طریقہ سنت یہ ہے کہ جانور (گائے، بیل، بکرا، بکری، بھیڑ، مینڈھا، دنبہ) کو قبلہ رخ کر کے لٹایا جائے اور اس کے اوپر والے دائیں پہلو پر اپنا پاؤں رکھ لیں۔ بکرا یا مینڈھا کو بائیں پہلو پر لٹایا جائے تا کہ ذبح کرنے والوں کیلئے دائیں ہاتھ میں چھری اور بائیں ہاتھ سے جانور کا سر پکڑنے میں آسانی رہے۔ (فتح الباری ج ۱۰/ ۱۸)

تکبیر

نحر یا ذبح کرے وقت چھری پھیرنے سے قبل تکبیر پڑھنا یعنی بسم اللہ واللہ اکبر کہنا نہیں بھولنا چاہیے کیوں کہ بخاری و مسلم و سنن اربعہ میں انس بن مالک ؓ سے مروی ہے

ویقول۔ بسم الله والله اکبر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم (بوقت ذبح بسم اللہ واللہ اکبر۔شروع اللہ کے نام سے اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے کہتے تھے) (صحیح مسلم ج۱۳/۱۲۱سنن بیہقی ج۹/۲۴۵)

ذبح ونحر کے احکام ومسائل میں قربانی اور غیر قربانی ہر موقع کیلئے کوئی فرق نہیں ہے بلکہ عام حالات میں بھی اگر کوئی گوشت بنانے کیلئے جانور ذبح کرتا ہوتو اس کا بھی یہی مسنون طریقہ ہے۔

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت ذکرودعا

خصوصاً قربانی کے جانور کو ذبح ونحر کرتے وقت صرف اتنا فرق ہے کہ یہ اللہ کی رضا کے خاطر اور اجروثواب کیلئے کئے جاتے ہیں اس لئے احادیث کے ذخیرہ میں کچھ آیات کو نقل کیا گیا ہے اگر وہ ذبح ونحر سے قبل دعا میں شامل کرلیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَبِذَالِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

(سورہ انعام:۱۶۳,۱۶۲, ۷۹)

میں نے اپنا چہرہ اس کی طرف کرلیا جس نے آسمان اور زمین کو بنایا ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز وقربانی، میرا جینا ومرنا سب

اللہ ہی کیلئے جو سارے جہاں کا رب ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم
ہوا اور میں ہی سب سے پہلے اس کا تابع دار ہوں۔
جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے۔
(سنن ابوداؤد ح ۲۷۹۵، سنن بیہقی ج۹/ ۲۸۷))
اور تکبیر پڑھتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کے ساتھ ہی قربانی کے جانور ذبح ونحر کرتے
ہوئے اللہ کے رسول ﷺ سے یہ الفاظ ثابت ہیں۔
حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ جانور کو نحر یا ذبح
کرے وقت فوراً یہ الفاظ دہراتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا مِنْکَ وَلَکَ

اے اللہ یہ تیری طرف سے اور تیری ہی رضا کیلئے ہے
(سنن ابوداؤد ح ۲۷۹۵، سنن ابن ماجہ ح ۳۱۲۱)
ایسے ہی اور ایک دعا کے الفاظ سیدہ عائشہؓ سے مروی ہے کہ وہ کہتی ہیں
اللہ کے رسول ﷺ نے قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت یہ فرمایا

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ: اے اللہ! محمد اور آل محمد اور امت محمد ﷺ کی طرف سے قبول فرمالیجئے
(صحیح مسلم ج ۱۳/ ۱۲۱، سنن ابوداؤد ح ۲۷۹۲)

لہٰذا ہر قربانی دینے والے کیلئے سنت یہ ہے کہ وہ

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ ' اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا مِنْکَ وَلَکَ

کے بعد ہی **اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا** بھی کہہ لے۔

قربانی کی غلط دعائیں

مزکورہ بالا دعا کے سواء جتنی بھی دعائیں مختلف کتابوں میں آئی ہیں۔ جس میں قربانی میں شریک 7 یا 10 حصّے داروں کے نام لینا بتایا گیا ہے وہ تحقیق و تفتیش کرنے کے بعد سنتِ نبوی ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ حصّے داروں کا نام قربانی میں لینا بدعت ہے۔

(شرح النووی ج۱۳/۱۲۲، المغنی مع شرح الکبیر ج۱۱/ ۱۱۸)

قربانی کے جانور

قربانی کیلئے کس کس جانور کو ذبح کرنا حلال ہے۔ اونٹ، اونٹنی، بیل، گائے، بھینس، بکرا، بکری، مینڈھا، بھیڑ (اور دنبہ) ہیں۔ ان جانوروں کی قربانی کے جواز پر تمام جمہور علم کا اتفاق ہے

(المرآۃ المفاتیح ج۳/۳۵۳، فتاویٰ ثنائیہ ج۱/۵۲۰)

قربانی کے جانوروں کے اوصاف

اللہ کی رضا کیلئے جس جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے اس میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ وہ عمدہ اور فربہ اور دیدنظر کے حامل صحت مند، خوبرو ہونا چاہیے۔ دبلے پتلے، لاغر، کمزور، سینگ ٹوٹے ہوئے، کان کٹے ہوئے، دانت اور دم اور دیگر اعضائے جسم میں نقص رکھتے ہوئے جانور قربانی میں نہیں دیئے جاسکتے اور اس ضمن میں مجبوری، غریبی اور جلد بازی سے کوئی حیلے تلاش نہیں کئے جاسکتے۔

اللہ کے رسول ﷺ کے عادت مبارکہ یہ تھی کہ اگر مینڈھا قربانی کیلئے خریدنا ہوتو خوبصورت اور سینگوں والا مینڈھا' خرید کر قربانی کرتے تھے۔

ضحی رسول اللہ ﷺ بکبشین املحین اقرنین

نبی ﷺ نے دو خوبصورت (سیاہ وسفید رنگ کے) سینگوں والے مینڈھے قربانی کئے۔ (صحیح بخاری ح ۵۵۴۲، صحیح مسلم ج ۸/۷۳)

افضل قربانی

دور نبوت میں معلم کتاب وحکمت ﷺ کی اولین ترجیح اس بات پر ہوتی تھی کہ دوسرے جانوروں کے بہ نسبت قربانی کے لئے اونٹ کو نحر کیا جائے۔ اونٹ نہ ملنے کی صورت میں دوسرے جانوروں کی ذبح کو افضلیت دیتے تھے۔ اس بات سے

معلوم ہوا کہ آپؐ اونٹ کی قربانی کو ہی پسند فرماتے تھے۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ

وقد كان اذالم يحضر يذبح

جب کبھی آپؐ کو اونٹ نہ ملتا تو پھر آپؐ کوئی دوسرا جانور ذبح کرتے تھے۔

(سنن نسائی ج ۷/۲۱۴)

خصّی جانور کا حکم

اونٹ کی قربانی کے افضلیت کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس خصی جانوروں کی قربانی اہمیت کی حامل تھی اور واضح ہو کہ جانور کا خصی ہونا قربانی کیلئے عیب و نقص نہیں ہے بلکہ کئی ایک احادیث اس کا ثبوت فراہم ہوتا ہے کہ خود اللہ کے رسول ﷺ نے خصی جانور کی قربانی دی۔

كان رسول الله ﷺ اذا ضحیٰ اشتریٰ كبشين عظيمين سمينين اقرنين املحين موجوئين

ترجمہ: نبی ﷺ جب قربانی کرنا چاہتے تو دو ایسے مینڈھے خریدتے جو بڑے قدر آور، موٹے، تازے، سینگوں والے، سیاہ و سفید رنگ کے اور خصی ہوتے۔

(سنن ابن ماجہ ح ۳۱۲۲، نیل الاوطار امام شوکانی ج ۳/۱۱۹)

قربانی کے جانور کو پالنا

صحابہ کرام کا طرز عمل یہ تھا کہ وہ عید الاضحیٰ سے قبل محبوب نظر صحت مند جانوروں کو خرید کر اسے اچھی طرح کھلا پلا کر فربہ کیا کرتے تھے تاکہ اس میں اجر وثواب زیادہ سے زیادہ مل سکے۔ ابوامامہ بن سہیلؓ کا یہ قول ہے۔

كنا نسمن الاضحية بالمدينة

وكان المسلمون يسمنون .

ہم مدینۃ النبی ﷺ میں قربانی کے جانوروں کو پال کر خوب موٹا تازہ کیا کرتے تھے اور دیگر مسلمان بھی جانوروں کو خوب پالتے اور فربہ کرتے تھے۔
(المحلی ج ۷/ ۳۸۱ اور شرح معانی الآثار ج ۴/ ۱۷۷)

بصورت دیگر اگر کوئی جانور ان صفات میں سے بعض سے خالی اگر ہوں مثلاً فربہ تو ہے مگر سینگوں والا نہیں یا موٹا تازہ اور سینگوں والا بھی ہے مگر اس کے ٹانگوں، آنکھوں اور منہ پیٹ کی کھال کالے رنگ کے نہیں ہیں، سفید کھال میں سیاہ دھبے نہیں تو کوئی مجبوری نہیں کیوں کہ ان صفات سے خالی جانور بھی قربانی کرنا جائز ہے۔ ہاں اگر یہ صفات نہ ہوں تو کم از کم اس میں وہ عیوب ونقائص بھی ہرگز نہیں ہونی چاہیے جس کی طرف محمد ﷺ نے اپنے کئی ارشادات مبارکہ میں توجہ دلائی ہے۔

جانور کو بدلنا

اصحاب رسول اللہ ﷺ جن قربانی کے جانوروں کو پالتے اور عید کے دن سے ایام تشریق کے دنوں میں کسی دوسرے قربانی کے جانور سے بدلنا چاہتے (یعنی فروخت کر کے خریدنا یا بدلنا) تو انہیں حکم رسول آخریں ﷺ ملا۔

لا، انحرها اياها

نہیں، اسی (جانور) کو ذبح کرو

(سنن ابوداؤد ح ۱۷۵۶، سنن بیہقی ج ۵/ ۲۴۱)

قربانی کے گوشت کی تقسیم

اپنی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے قربانی کئے گئے جانور کے گوشت کے بارے میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ خود کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں۔ اب رہی یہ بات کہ کتنا خود کھائیں اور کتنا تقسیم کریں؟ اس کی کوئی حد کسی نص صریح سے ثابت نہیں ہے۔ البتہ اہل علم کا کہنا ہے کہ گوشت کے 3 حصے کر لئے جائیں' ایک اپنے لئے دوسرا احباب و متعلقین کیلئے اور تیسرا فقراء و مساکین کیلئے۔ ابن عباس ؓ کہتے ہیں

ويطعم اهل بيته الثلث ، ويطعم فقراءَ جيرانه الثلث ، ويتصدق على السوأل بالثلث

ایک تہائی اپنے اہل خانہ کو کھلائے، ایک تہائی پڑوسی مساکین وفقراء کو کھلائے اور ایک تہائی عام سائلین پر صدقہ کردے۔

(ارواء الغلیل للبانی ج۴/۳۷۴۔المغنی لابن قدامہ ج۹/ ۴۴۸)

غیر مسلم کیلئے قربانی کا گوشت

علماء حق کے نزدیک غیر مسلم کو بھی قربانی کا گوشت دیا جاسکتا ہے۔

(سورہ حج ۳۶)

گوشت کی مدت

مذکورہ بالا تقسیم کے مطابق اپنے حصہ میں جو تیسرا حصہ آئے ان میں سے عید کے دن ایام تشریق (ذی الحجہ ۱۱،۱۲،۱۳) میں اور بعد تک بھی کھایا اور رکھا جاسکتا ہے۔

حکم رسول ﷺ ہے

کلوا وادخرو وتصدقوا

ترجمہ: خود کھاؤ، ذخیرہ کرلو اور صدقہ کردو

(صحیح بخاری ج۱۰/۲۴، صحیح مسلم ج۱۳/۱۳۰)

قرض لے کر قربانی کرنا

جمہور کے نزدیک تو یہاں تک کہا گیا ہے کہ اگر کسی کے پاس پیسہ نہیں ہے البتہ اس کے کاروبار یا ملازمت سے اسے بعد میں پیسے مہیا ہو جانے کی توقع ہو تو وہ قرض لے کر بھی قربانی کا جانور ذبح کر سکتا ہے۔

(شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ مجموع الفتاویٰ ج ۲۶/ ۲۰۵)

سعادت مند افراد قربانی کرنے میں ٹال مٹول، حیلے، عذر لنگ اختیار نہیں کرتے بلکہ وہ ہمیشہ اللہ عزوجل کی ہیبت جلال سے ڈرتے رہتے ہیں اور اس کی رضا کیلئے قربانیاں کرتے ہیں۔

کسی فوت شدہ کی طرف سے قربانی

قربانی کے تفصیلات کے ضمن میں ایک یہ بات بھی کھٹکتی ہے اگر کسی کے والدین فوت ہو چکے ہوں یا وہ کسی دوسرے فوت شدہ عزیز کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

امام ابن مبارک فرماتے ہیں کہ مجھے زیادہ محبوب یہ ہے کہ فوت شدگان کی طرف سے قربانی نہ دی جائے بلکہ ان کی طرف سے صدقہ کیا جائے اور اگر قربانی دی جائے تو پھر اس کا گوشت خود نہ کھائے بلکہ سارے کا سارا ہی تقسیم کر دیا

جائے۔احادیث مبارکہ سے جواز یا عدم جواز کے ضمن میں تحقیق کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمٰن مبارکپوری نے لکھا ہے کہ مجھے کوئی ایسی مرفوع اور صحیح حدیث نہیں ملی جو فوت شدگان کی طرف سے قربانی کے جواز پر دلالت کرتی ہو اور علیؓ والی وہ روایت جس میں اللہ کے رسول ﷺ کی ''وصیت کی نسبت سے ایک قربانی ہمیشہ دینے کا اظہار ہے'' یہ حدیث ضعیف ہے اور اگر کوئی شخص کسی فوت شدہ کی طرف سے قربانی کرے تو احتیاط اسی میں ہے کہ ایسی قربانی کا سارا گوشت تقسیم کر دیا جائے۔ (الفتح الربانی ج ۱۳/ ۱۰۹)

احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ فوت شدہ کی طرف سے اگر کوئی قربانی دے رہا ہو تو سارا گوشت تقسیم کر دے اور اپنی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک دوسرا جانور ذبح کرے اور وہ استعمال میں لائے۔

شریعت میں مداخلت

سورہ آل عمران ۸۵ میں ارشاد الٰہی ہوتا ہے۔

وَمَنۡ يَّبۡتَغِ غَيۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِيۡنًا فَلَنۡ يُّقۡبَلَ مِنۡهُ وَهُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ○

اور جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دین کو چاہے گا تو ہرگز ان کی جانب سے قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں بھی نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

اس حکم الٰہی کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر اس شخص کو ہوشیار ہو جانا چاہیے جو حب

رسول ﷺ کے غلو میں ہر سال اپنی قربانی کے ساتھ مخصوص عقیدہ اپناتے ہوئے اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے قربانی دینا' اپنے فدا کاری ہونے کا ثبوت سمجھتے ہیں جب کہ یہ فکر وعقیدہ باطل ہے۔احادیث کے ذخیرہ میں کافی تحقیق وتفتیش کے بعد اس کا کوئی ثبوت فراہم نہیں ہوسکا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی امت کو اپنی طرف سے قربانی دینے کا کوئی مخصوص حکم دیا ہو؟ جمہور صحابہؓ اور سلف وصالحین اہل سنت الجماعت کی طرف سے بھی اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے لہٰذا اس بدعت غلو کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم کر دینا چاہیے یہی حب نبوی ﷺ کا تقاضہ ہے۔

قربانی کی کھال

اکثر وبیشتر لوگ قربانی کے جانور کی کھال کو بے فیض حصہ میں شمار کرتے ہیں اور کسی کو دینے کی سوجھتی ہے تو تحقیق کے بغیر کسی ایسے ادارہ یا افراد کو دے دیتے ہیں وہ استعمال میں لائے جب کہ دین اسلام کا قاعدہ یہ ہے کہ ہر لحاظ سے جو بھی عبادات اور ارشادات اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے آئے ہیں قیامت کے دن اس کی جانچ پڑتال ہوگی۔واضح ہو کہ قربانی کے جانور کے چمڑے کی بھی بڑی اہمیت ہے کہ وہ کس مصرف میں استعمال ہو رہا ہے اس پر توجہ دی جائے اور احتیاط سے اسے دینی کاموں کے مصرف میں لایا جائے' مساجد کو یہ چمڑے نہیں دیئے جاسکتے۔

الحمد الله علىٰ كل حال